سوال

(110) میت پر دوبارہ نماز جنازہ کا حکم؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

راہدرم سے کرم الٰہی دریافت کرتے ہیں

کیا ایک شخص کسی میت پر دو مرتبہ جنازہ پڑھ سکتا ہے؟ کیونکہ ایک مولانا صاحب نے ایک بھائی کو یہاں جنازہ پڑھنے سے یہ کہہ کر روک دیا کہ تم یہاں جنازے کی نماز میں شرکت نہ کرو اور پاکستان جا کر جنازہ پڑھ لینا۔ اس لئے کہ وہ آدمی میت کے ساتھ پاکستان جا رہا تھا اور ظاہر ہے وہاں دوبارہ نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دوبارہ نماز جنازہ پڑھنے کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی یہ کہ ایک میت پر لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی۔ اس کے بعد کچھ لوگ آئے جنھوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ انہوں نے اس میت پر دوبارہ نماز جنازہ پڑھی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ایک میت پر ایک بار نماز جنازہ ہوگئی دوسری بار کچھ لوگوں نے نماز پڑھی اور اس میں وہ لوگ بھی شامل ہوگئے جنھوں نے پہلے بھی نماز پڑھی تھی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ احناف کے نزدیک دوسری شکل میں ان لوگوں کے لئے نماز جنازہ پڑھنا درست نہیں جو پہلی نماز میں شامل ہوچکے ہیں۔ لیکن یہ بات بھی معلوم ہونی چاہئے کہ احناف کے نزدیک تو پہلی صورت میں بھی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ یعنی ایک میت پر دوسری بار جنازہ پڑھنا ان کے ہاں ویسے ہی درست نہیں۔

مثلاً ایک شخص کی یہاں برطانیہ میں نماز جنازہ ہوگئی تو اب پاکستان میں یا کسی اور جگہ نماز دوبارہ نہیں پڑھی جائے گی سوائے ولی یا وارث کے اور کوئی دوبارہ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ اب علمائے کرام ایک شخص کو دوبارہ جنازے سے تو روکتے ہیں لیکن ایک میت پر دوبارہ جنازہ پڑھنے سے آخر منع کیوں نہیں کرتے؟

ہماری تحقیق کے مطابق یہ دونوں باتیں بنیادی طور پر درست نہیں۔ جنازہ میت کے لئے دعا ہے اور بنیادی طور پر دعا کی تکرار ممنوع نہیں ہے اس لئے ایک میت پر ایک سے زائد مرتبہ پڑھا جاسکتا ہے اور جو شخص ایک مرتبہ پڑھ چکا ہے وہ دوسری نماز میں بھی شریک ہوسکتا ہے۔ اس سلسلے میں بخاری شریف کی درج ذیل حدیث فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہے:

''عن ابن عباس ان رسول اللہ ﷺ مر بقبر دفن لیلا فقال متی دفن ہذا قالوا البارحة قال افلا اذنتمونی قالوا دفناه فی ظلمة اللیل فکرہنا ان نوقظک فقام وصففنا خلفه فصلی علیه۔'' (فتح الباری ج ۳ کتاب الجنائز باب الاذان بالجنازة ص ۴۵۴ رقم الحدیث ۱۲۴۷)

''حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں ایک آدمی کو رات کے وقت دفن کیا گیا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: یہ

قبر والا کب دفن کیا گیا؟ جواب دیا گیا کہ گزشتہ رات کو۔ آپ نے فرمایا تم نے اس کے بارے میں مجھے خبر کیوں نہیں دی؟ عرض کیا گیا ہم نے اسے رات کے اندھیرے میں دفن کیا اور ہم نے اس وقت آپ کو جگا کر تکلیف دینا مناسب نہیں سمجھا۔ پس آپ (نماز کے لئے) کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں اور آپ نے نماز جنازہ پڑھی۔'' (بخاری و مسلم)

اب اس حدیث سے دو باتیں بڑی واضح طور پر ثابت ہوتی ہیں:

ایک یہ کہ آپ نے پہلے نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی اور بعد میں قبر پر جا کر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اس طرح ایک میت پر دوبارہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔

دوسری یہ کہ وہ صحابہ کرامؓ جو رات کو دفن کرنے اور جنازے میں شریک تھے انہوں نے بھی آپ کے ساتھ صفیں باندھ کر نماز پڑھی۔ کیونکہ انہوں نے خود کہا کہ اللہ کے رسول ہم نے رات کو آپ کو اطلاع دیئے بغیر اس کو دفن کر دیا' تاکہ آپ کو زحمت نہ ہو اور پھر وہی لوگ دوبارہ حضور ﷺ کے ساتھ صفیں باندھ کر شریک ہو جاتے ہیں جس کا مطلب ہے جن لوگوں نے پہلے نماز پڑھی ہوئی ہو وہ بھی دوبارہ پڑھ سکتے ہیں۔

(ب) جو میت دفن کر دی گئی تھی اس پر اگر دوبارہ دونوں طریقوں سے نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے تو جو میت ابھی دفن ہی نہیں ہوئی اس پر تو بالاولی دوبارہ پڑھی جا سکتی ہے۔

ایک اور حدیث کا یہاں ذکر مفید ہوگا جو نماز جنازہ کے بارے میں تو نہیں دوسری نماز کے متعلق ہے لیکن اس مسئلے میں اس سے استدلال کیا جا سکتا ہے۔

''حضرت یزید بن اسودؓ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حجتہ الوداع میں موجود تھا اور میں نے آپ کے ساتھ فجر کی نماز مسجد خیف میں پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو دیکھا دو آدمی پیچھے چھپے ہوئے ہیں وہ جماعت میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ انہوں نے کہا ہم اپنے خیموں میں نماز پڑھ آئے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز پڑھ آؤ اور پھر تمہیں مسجد میں جماعت مل جائے تو اس نماز میں شامل ہو جایا کرو وہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔'' (ابوداؤد)

اب ظاہر ہے اگر فرض نماز دوبارہ پڑھی جا سکتی ہے تو نماز جنازہ تو فرض کفایہ ہے' وہ بھی ایک شخص دوبارہ پڑھ سکتا ہے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ چونکہ انہوں نے پہلے جماعت سے نہیں پڑھی تھی اس لئے جماعت کے ثواب کے لئے وہ دوبارہ شریک ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ درست نہیں ممکن ہے وہ خیمے میں جماعت کے ساتھ پڑھ کر آئے ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ فرض کی نیت سے دوبارہ نہیں پڑھی جا سکتی ہے نفل کی نیت سے فرض پڑھنے والے امام کے پیچھے دوبارہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

بہر حال یہ کوئی ایسا مسئلہ بھی نہیں جس پر لڑائی جھگڑا کیا جائے یا شدت اختیار کی جائے جو شخص ایک ہی نماز جنازہ میں شریک ہونا چاہتا ہے' وہ بھی قابل ملامت نہیں اور جو دونوں میں شریک ہوا' اسے بھی منع نہیں کرنا چاہیئے۔

(ج) قبر پر فاتحہ پڑھنے کے الفاظ زیادہ تر ہمارے ہاں برصغیر میں ہی مروج ہیں۔ حدیث میں تو بخشش و مغفرت کی دعاؤں کا ذکر آتا ہے۔ کم از کم ہمارے علم میں کوئی ایسی دلیل نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ قبر پر فاتحہ کا اہتمام کیا جائے۔ بلکہ اس بارے میں مسنون دعائیں صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔

میت کے دفن کرنے یعنی قبر پر مٹی ڈالنے کے بعد نبی کریم ﷺ نے ثابت قدمی کے لئے دعا کرنے کا حکم دیا ہے۔

''حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو قبر کے پاس ٹھہرتے اور لوگوں سے فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے اللہ تعالی سے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو اس لئے کہ اس وقت اس سے سوال ہوگا۔'' (ابوداؤد)

یہ تو دفن کے فوراً بعد دعا کا مسنون طریقہ ہے۔ اس کے بعد قبروں کی زیارت کی جائے تو اس سے غرض یہ ہونی چاہئے کہ مردوں کے لئے بخشش کی دعا کی جائے اور قبرستان میں موت و آخرت یاد کرکے عبرت حاصل ہو۔ یہ زیارت تو مشروع اور جائز ہے بلکہ اس زیارت کو امام ابن حزمؒ نے عمر میں کم ازکم ایک مرتبہ فرض قرار دیا ہے۔ لیکن قبر والوں سے مراد مانگنے 'چڑھاوے چڑھانے یا وہاں جاکر سجدے کرنے اور جھکنے کے لئے جانا' یہ زیارت قرآن وحدیث کی روشنی میں حرام ہے۔ بلکہ ایسی زیارتوں میں کئے جانے والے بعض اعمال شرک کے زمرے میں بھی آتے ہیں۔

فوت شدہ لوگوں کے لئے دعائے مغفرت اور اپنے لئے عبرت کی غرض سے اگر کوئی کسی قبر پر جائے تو وہاں دعا کرنے کا مسنون طریقہ حدیث میں اس طرح آتا ہے۔

صحیح مسلم اور سنن نسائی میں حضرت بریدہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ سرورِ دوعالم ﷺ صحابہ کرامؓ سے فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی قبرستان جائے تو سب سے پہلے یہ الفاظ کہے :

السلام علیکم اہل الذیار من المومنین والمسلمین انا ان شاء اللہ بکم لاحقون انتم فرطنا و نحن لکم تبع۔ ونسال اللہ لنا ولکم العافیۃ (مسلم کتاب الجنائز باب مایقول عند دخول القبور)

''اے ان گھروں کے مومن اور مسلمان بھائیو! تم پر سلام ہو ان شاء اللہ ہم بھی تم سے آکر ملنے والے ہیں۔ تم ہم سے پہلے جاچکے اور ہم تمہارے بعد آرہے ہیں۔ ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے خیر وعافیت کی دعا کرتے ہیں۔''

اس کے بعد مغفرت کی مزید دعائیں ہاتھ اٹھا کر بھی کرسکتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اکرم ﷺ جنت البقیع (مدینہ کا قبرستان) میں تشریف لے گئے۔ دیر تک کھڑے رہے اور تین مرتبہ ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص247

محدث فتویٰ